© rasailojaraid.com

دلوں میں انگریزوں کے خلاف جوش اور ولولہ اور مغلیہ سلطنت کی آخری یادگار بہادر شاہ ظفر کے ساتھ ان کی والہانہ محبت اور عقیدت کا کیا عالم تھا؟ اس کتاب میں ڈرامہ کی شکل میں ان سب چیزوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ملک کے مشہور فاضل اور ادیب ڈاکٹر تارا چند جنھوں نے اس کتاب کا پیش لفظ لکھا ہے ان کے بقول اس ڈرامہ کی یہ ایک خصوصیت قابل ذکر ہے کہ اگرچہ اس کا پس منظر لال قلعہ ہے لیکن اس کے تمام کردار دلی کے شہری ہیں اور اس میں عوام کی جذباتی کیفیتوں کا مظاہرہ ہے۔ ڈرامہ فن کی حیثیت سے جیسا کچھ بھی ہے اس کا فیصلہ تو اربابِ فن ہی کر سکتے ہیں لیکن زبان خالص دلی کی ٹکسالی زبان ہے جس کے سننے کو اب کان ترستے ہیں اور کیوں نہ ہو جب کہ فاضل مصنف دلی کے ایک دیرینہ اور معزز خاندان کے چشم و چراغ ہیں اور اس لئے قدیم دلی کی تہذیبی روایات۔ اور لسانی خصوصیات ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہیں اس زبان کو بولنے اور لکھنے والے تو کیا اب اس کو پورے طور پر سمجھنے اور اس سے مزہ لینے والے بھی عنقا ہوتے جا رہے ہیں۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس دور میں جناب بشیشور دیال صاحب جیسے نوجوان اس زبان کا چراغ روشن کئے بیٹھے ہیں۔ امید ہے کہ وہ اپنی کاروباری مصروفیتوں کے باوجود اپنی اس پیاری اور رسیلی زبان کی خدمت کے لئے بھی وقت نکالتے رہیں گے۔ اُردو کے تمام اربابِ ذوق کو اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیئے۔

اردو نثر کا تاریخی سفر :- از جناب محمد زبیر صاحب۔ لائبریری اسسٹنٹ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ۔ تقطیع خورد۔ ضخامت ۹۶ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت عہ۔ پتہ :- ایجوکیشنل بک ہاؤس۔ سول لائن۔ حامد بلڈنگ۔ علی گڈھ۔

جناب محمد زبیر صاحب نے کم و بیش تین برس پہلے ایک مضمون "اردو نثر کی چھ سو سالہ تاریخ ایک نظر میں" کے عنوان سے لکھا تھا جو اس وقت بہت مقبول ہوا تھا۔ اب اسی مضمون کو مزید اضافوں کے ساتھ زیرِ تبصرہ کتاب کی شکل میں شائع کر دیا ہے۔ اس میں پہلے اردو زبان کا آغاز کیونکر ہوا؟ اس پر گفتگو کی ہے اور پھر بیسویں صدی تک عہد بعہد اردو نثر نے جو ترقی کی ہے اور ہر عہد میں اردو کے جو نامور ارباب نثر پیدا ہوئے ہیں ان کا اور ان کی مشہور تصنیفات اور ان کی خصوصیات کا سنہ وار تذکرہ کیا ہے اس طرح یہ کتاب اردو زبان و ادب کے

© rasailojaraid.com